تبصرہ نگار: ع۔غ

تعارف وتبصرہ

تبصرے کے لیے کتاب کے دو نسخے ارسال کرنا ضروری ہے۔ کتابچہ نما رسالوں پر تبصرہ نہیں کیا جائے گا۔ (ادارہ)

فتاویٰ دارالعلوم زکریا، افادات: مفتی رضاء الحق صاحب، ناشر: زمزم پبلشرز، کراچی۔ صفحات: ۶۱۶۔

فتاویٰ کا یہ مجموعہ دارالعلوم زکریا، جنوبی افریقہ کے دارالافتاء کی طرف سے شائع ہوا ہے، اس میں ان فتاویٰ جات کو جمع کیا گیا ہے جو دارالعلوم زکریا کا دارالافتاء، مفتی رضاء الحق صاحب زید مجدہ (سابق رفیق شعبۂ افتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی) کی زیرنگرانی جاری کرتا رہا، ان فتاویٰ کا ایک معتد بہ حصہ خود مفتی صاحب نے لکھا ہے اور باقی وہ فتاویٰ جات ہیں جو شعبہ تخصص کے طلبہ ان کی زیرنگرانی تحریر کرتے رہے، افریقی ممالک میں چونکہ فقہ حنفی کے علاوہ دیگر مذاہب کے لوگ بھی آباد ہیں، اس لئے اس میں بعض فتاویٰ فقہ شافعی کے مطابق بھی آگئے ہیں۔ فتاویٰ کی اس پہلی جلد کی ترتیب وتہذیب کا کام مفتی عبدالباری اور مولانا محمد الیاس شیخ نے کیا ہے، انہوں نے اس جلد کے موضوعات کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے:

۱- کتاب الایمان والعقائد، اس کتاب میں آٹھ ابواب قائم کئے گئے ہیں، جن کے عنوانات یہ ہیں، اللہ رب العزت سے متعلق، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت وحالات کے بیان میں، انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے بارے میں...... صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بیان میں، کفر وارتداد اور مختلف فرقوں کے متعلق، تقلید واجتہاد کے بیان میں، رد بدعت کے بیان میں، سیر اور تاریخ کے بیان میں۔

۲- کتاب التفسیر والتجوید، ۳- کتاب الحدیث والآثار، ۴- کتاب السلوک والطریقہ، یہ کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے، بیعتِ طریقت کی حقیقت، اذکار ووظائف اور ادعیہ، دعوت وتبلیغ۔

۵- کتاب الطہارۃ، اس کتاب میں بھی آٹھ مختلف عنوان قائم کئے گئے ہیں، وضو اور غسل کا بیان، نواقض وضو اور غسل، خفین اور جوربین پر مسح کا بیان، تیمم کے مسائل، حیض ونفاس کے مسائل، نجاستوں سے پاکی حاصل کرنے کا بیان، طہارت کے متفرق مسائل، احکام مساجد۔

فتاویٰ کے نام سے موسوم اس کتاب میں بعض چیزیں موضوع سے ہٹ کر بھی آگئی ہیں، مثلاً ''عرض

مرتب'' کے بعد ''دارالعلوم زکریا'' کے نام سے متعلق ''نفیس تحقیق'' اور ''ترکیب نحوی'' کے عنوان سے دو سوال وجواب دیئے گئے ہیں، جن کا فتویٰ کے موضوع سے ادنیٰ سا تعلق بھی نہیں ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ نحوی ترکیب میں انتہائی بے تکی اور بے ربط باتیں کہی گئی ہیں اور مقدرات نکال کر جو ترکیبی احتمالات ذکر کیے گئے ہیں، ان میں بالکل ن اور جان نہیں ہے اور نہ وہ معنی کے اعتبار سے درست ہیں۔ چنانچہ سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا گیا ہے:

''دارالعلوم زکریا'' سے پہلے مضاف محذوف ہے، تقدیر عبارت یوں ہوگی، ''دارالعلوم دارزکریا'' یہ نسبت تمیز واحترام کے لئے ہے، یہ مبتداء وخبر ہیں، اس میں ''دارزکریا'' مبتداء مؤخر اور ''دارالعلوم'' خبر مقدم ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ یہ ''ہذہ دارالعلوم دارزکریا'' اور ''ہذہ'' مبتداء مقدر ہے۔ ''دارالعلوم'' مبین اور ''زکریا'' مضاف کی تقدیر کے ساتھ بیان ہے اور یہ دونوں مل کر مبتداء کے لئے خبر ہے۔ نیز ''زکریا'' میں مضاف کو مقدر ماننا عربیت کے عین موافق ہے۔ یہ ترکیب صرف ''دارالعلوم زکریا'' کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ دیگر ناموں کے ساتھ بھی چلے گی، مثلاً دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم کراچی وغیرہ''۔

اس کے بعد حذف مضاف پر مختلف کتابوں سے ایک صفحہ حوالہ جات کا پیش کر دیا گیا ہے۔ ہماری نظر میں ''علم نحو'' سے مناسبت رکھنے والے قاری کے لئے اس طرح کی بے تکی ترکیب سے اتفاق کرنا مشکل ہے۔ ''دارالعلوم زکریا'' یہ دو اسموں سے مرکب ایک مدرسے کا نام اور علم ہے، نحوی اصطلاح میں اس کو مرکب منع صرف یا مرکب امتزاجی کہا جا سکتا ہے۔ یا یوں کہا جا سکتا ہے کہ ''دارالعلوم'' ادارے کا نام ہے، اس کی اضافت ونسبت کسی شخصیت یا جگہ کی طرف تمیز واحترام کے لئے کی جاتی ہے، یہ فارسی ترکیب ہے، عربی ترکیب نہیں ہے۔

اسی طرح فتاویٰ کی تحریر اور ترتیب وتنسیق میں بھی سلیقہ مندی کی کمی ہے، حوالہ جات اور اصل فتویٰ کو خلط ملط کر دیا گیا ہے، عنوانات بھی غیر جاذب، بہت طویل اور لمبے قائم کئے گئے ہیں، کئی مقامات پر مقصودی بات چند سطروں کی ہے جب کہ اس کے لئے ضرورت سے زائد کئی صفحات پر مشتمل عربی عبارتیں نقل کی گئی ہیں، جس کی وجہ سے کتاب کا اکثر حصہ عربی عبارتوں اور حوالہ جات کی نظر ہو گیا ہے، زبان وبیان کی کمزوری بھی نمایاں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جدید انداز تحقیق کے مطابق حوالہ جات کو حاشیہ میں لگا دیا جائے، اردو قارئین کا اکثر حلقہ چونکہ فقہ حنفی سے وابستہ ہے، اس لئے فقہ شافعی کے مطابق لکھے گئے فتاویٰ کی نشاندہی کر دی جائے۔ اعلیٰ سطح کے دارالافتاؤں میں رائج فتاویٰ نویسی کے جدید اور آسان اسلوب کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔ بہرحال افریقہ جیسے خطے میں بیٹھ کر دین کی ایک عظیم خدمت سرانجام دینا اور فتاویٰ جات کو جمع کر کے کتابی شکل میں شائع کرنا قابل قدر اور قابل تعریف کاوش ہے، لیکن ساتھ ساتھ مذکورہ بالا امور کی رعایت اور اصلاح کو بھی بہرحال مدنظر رکھنا چاہیے۔